REGD L. No. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم پنجشنبہ

الفضل

شرح چندہ

سالانہ	۲۱ روپیہ
ششماہی	۱۱ ؍
سہ ماہی	۶ ؍
ماہوار	۲½ ؍
فی پرچہ	۱؍

جلد ۲	۲۶ ظہور ۱۳۲۷ ہش	۲۰ شوال ۱۳۶۷ ھ	۲۶ اگست ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۹۳

اتحادی کمیشن تقسیم کے مسئلہ پر فیصلہ دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا

اس کا کام صرف ایسا ماحول پیدا کرنا ہے جسمیں کشمیر کے عوام آزادانہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں

نراڑ کھل روانہ ہونے سے قبل سردار ابراہیم کا بیان

کراچی ۲۵ راگست۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ اتحادی قوموں کا ہندوستان پاکستان کمیشن کشمیر کی تقسیم کا حامی ہے کراچی سے نراڑ کھل روانہ ہونے سے قبل آپ نے آج صبح ایک بیان میں بتایا کہ کمیشن کا اصل کام یہ ہے کہ وہ کشمیر کے الحاق کا فیصلہ کرانے کیلئے آزاد اور غیر جانبدار رائے شماری کا انتظام کرے تا کشمیر کے عوام اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کر سکیں کمیشن تقسیم کے مسئلہ کے متعلق فیصلہ صادر کرنے کا قطعاً مجاز نہیں ہے۔ سردار ابراہیم اور چوہدری غلام عباس پاکستان کے دارالحکومت میں پاکستانی لیڈروں سے بات چیت کرنے آئے ہوئے تھے اور جب سے کمیشن نے لڑائی بند کرانے کے متعلق اپنی تجاویز پیش کی ہیں۔ زعماء آزاد کشمیر کی پاکستان کے لیڈروں سے یہ پہلی ملاقات تھی۔

لیک سکیس میں پتہ چلا ہے کہ کمیشن نے سلامتی کونسل سے درخواست کی ہے کہ وہ ۲۰ فوجی مبصروں کو جلد سے جلد کشمیر بھیجنے کا انتظام کرے۔ اور یہ کہ ان مبصروں کا باقاعدہ فوجی تربیت یافتہ ہونا نہایت ضروری ہے تا یہ بر وقتِ ضرورت لڑائی بند کرانے کے سلسلے میں عملی اقدامات کر سکیں اور اس سلسلے میں کمیشن کی ہدایات کو بخوبی عملی جامہ پہنا سکیں۔

اتحادی قوموں کے سیکرٹری جنرل کے دفتر نے یہ بتانے سے انکار کر دیا ہے کہ آیا کمیشن کی اس درخواست کو منظور بھی کیا گیا ہے یا نہیں۔

گلگت کی شہری آبادی پر ہندوستانی ہوائی جہازوں کی اندھادھند بمباری

گلگت ۲۵ راگست۔ آج صبح ہندوستانی ہوائی جہازوں نے گلگت کی شہری آبادی پر بمباری کی اور مشین گن سے گولیاں بھی برسائیں۔ متعدد غیر فوجی عمارتوں اور ہسپتالوں کو نشانہ بنایا گیا۔ کوئی چودہ بم گرائے گئے۔ جس کی وجہ سے شہری علاقے میں کافی نقصان ہوا۔

حیدرآباد کے دروازے مہاجرین کیلئے کھلے ہیں

حیدرآباد ۲۵ راگست مجلس اتحاد المسلمین کے صدر سید قاسم رضوی نے ہندوستان سے آئے ہوئے مسلمان مہاجرین کے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حیدرآباد کے دروازے ان تمام مہاجرین کیلئے کھلے ہیں جن پر ان کے اپنے وطن میں عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا ہے۔

یہودیوں نے عارضی صلح کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے

بیت المقدس ۲۵ راگست اتحادی قوموں کے ثالث کاونٹ برنادوت نے ایک بیان میں اسبات کو تسلیم کیا ہے کہ بیت المقدس میں یہودیوں نے عارضی صلح کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے۔

حیدرآباد کی آزاد ریاست کو ڈرا دھمکا کر گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا جا رہا ہے

صدر سلامتی کونسل کے نام میر لائق علی کا تار

لیک سکیس ۲۵ راگست جمعیت اقوام کے ہیڈ کوارٹر سے پتہ چلا ہے کہ حکومتِ نظام کے وزیر اعظم میر لائق علی نے سلامتی کونسل کے صدر کے نام ایک تار ارسال کیا ہے۔ جس میں کونسل سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان اور حیدرآباد کے باہمی تنازعہ میں ثالثی کے فرائض انجام دے۔ وزیر اعظم حیدرآباد نے تار میں مزید لکھا ہے کہ گذشتہ کئی مہینوں سے حیدرآباد کی آزاد ریاست کو جارحانہ سرگرمیوں حملے کی دھمکیوں اور اقتصادی ناکہ بندی کے ذریعے قسم قسم کی اذیتیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ اور حکومتِ ہند کی طرف سے یہ تمام ناجائز کارروائیاں اس لئے کی جا رہی ہیں کہ تا ڈرا دھمکا کر اور ناجائز دباؤ ڈال کر حیدرآباد کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا جائے۔ اگر موجودہ صورتِ حال بلا روک ٹوک مزید جاری رہی تو یقیناً اس کے نتیجے میں امن عالم خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ تار میں یہ بھی لکھا ہے کہ اتحادی قوموں کے چارٹر کی رو سے حیدرآباد جنرل اسمبلی میں اپنا معاملہ پیش کر سکتا ہے۔ کیونکہ چارٹر کی دفعہ ۳۵ کے ماتحت وہ حکومتیں بھی کہ جو اتحادی انجمن کی ممبر نہیں ہیں۔ اپنا جھگڑا سلامتی کونسل یا جنرل اسمبلی میں پیش کر سکتی ہیں۔

مسٹر رضوی اور زین یار جنگ بہادر حیدرآباد پہنچ گئے

حیدرآباد ۲۵ راگست۔ ہندوستان میں حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل ایم۔ اے رضوی اور سابق ایجنٹ جنرل نواب زین یار جنگ بہادر کل شام نئی دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز حیدرآباد پہنچ گئے*

عربوں اور یہودیوں کے درمیان گفت وشنید کی خبر بے بنیاد ہے

تمام عرب فوجوں کو ایک ہی کمان کے تحت لانے کی تجویز

قاہرہ ۲۵ راگست۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے اس خبر کو غلط بتایا ہے کہ عربوں اور یہودیوں میں مستقل صلح کے متعلق گفت وشنید شروع ہو گئی ہے۔ شام کے وزیر خارجہ نے بھی اس خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا موجودہ حالات میں عربوں کا یہودیوں سے گفت وشنید پر راضی ہو جانا قطعاً ناممکن ہے معلوم ہوا ہے کہ آجکل عرب لیڈر اس امکان پر غور کر رہے ہیں۔ کہ فلسطین میں لڑنے والی تمام عرب فوجوں کو ایک کمان کے ماتحت کر دیا جائے۔ یاد رہے۔ عراق اور شرق اردن کی فوجیں پہلے ہی ایک کمان کے ماتحت آ چکی ہیں۔ جس کو دیکھتے ہوئے اب یہ ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ کیوں نہ تمام فوجوں کو ایک ہی کمان کے ماتحت کر دیا جائے۔

* انہیں میر لائق علی کی طرف سے فوری طور پر حیدرآباد پہنچنے کی ہدایت موصول ہوئی تھی۔

ماسکو مذاکرات جاری رہینگے

واشنگٹن ۲۵ راگست یہاں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ ماسکو میں مغربی طاقتوں کے ایلچیوں اور روسی زعماء کے درمیان برلن کے متعلق گفت وشنید ابھی کچھ عرصہ اور جاری رہیگی۔ ایلچیوں کی مارشل سٹالن سے جو آخری ملاقات ہوئی اس سے مغربی طاقتوں کے نمائندے بہت مطمئن ہیں۔ کہا جاتا ہے اس آخری تبادلۂ خیالات نے معاملہ کو بالکل ایک نئی صورت دے دی ہے۔

عرب مہاجرین کی امداد کے لئے

دس لاکھ کا عطیہ

حیدرآباد ۲۵ راگست حکومت نظام کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ نظام دکن نے عرب مہاجرین کی امداد کیلئے دس لاکھ روپے دینے منظور فرمائے ہیں۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

سید اختر الدین احمد رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات

(از جناب سید بدر الدین احمد صاحب سونگڑہ)

میرے والد حضرت مولوی سید اختر الدین احمدؓ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سونگڑہ صوبہ اڑیسہ کے بارہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم میں سے آخری صحابی تھے۔ ہمارے خاندان کو یہ فخر حاصل تھا کہ میرے دادا مرحوم رضؓ بھی صحابی تھے اور میرے والد مرحومؓ بھی صحابی۔ دادا مرحوم کو علاوہ ازیں ایک فخر یہ بھی حاصل تھا کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے درس کے بعد فرمایا کہ آج کی مجلس میں جس قدر احباب حاضر ہیں۔ مجھے بذریعہ کشف اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ کہ سب کے سب جنتی ہیں۔ گویا سونگڑہ صوبہ اڑیسہ کے جلیل القدر صحابی حضرت مولوی سید سعید الدین احمدؓ کو یہ سرٹیفکٹ بخشا گیا تھا۔

میرے دادا مرحومؓ نے زیارت مسیح موعودؑ سے واپس آکر اپنے صاحبزادے حضرت مولوی سید اختر الدین احمدؓ کو بغرض زیارت قادیان ۱۹۰۲ء میں روانہ فرمایا۔ جہاں آپ ایک سال تک مقیم رہے۔ اُس وقت آپ کی عمر تقریباً ۲۴ سال تھی۔ ان دنوں آپ اور آپ کے ماموں حضرت مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم صرف دو ملکی مہمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاں مقیم تھے۔ والد مرحومؓ فرماتے تھے۔ کہ کئی ماہ تک چاول کے پرتکلف کھانے آتے رہے اور حضور میاں نجم الدین صاحب کو اچھی طرح مہمان نوازی کی تاکید فرماتے تھے۔ آپ نے فارسی وغیرہ کی تعلیم اپنے والد وغیرہ سے حاصل کر لی تھی۔ اس لئے جب قادیان تشریف لے گئے۔ تو آپ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرنی شروع کر دی۔ آپ کو اس قدر شوق پیدا ہوا۔ کہ قرآن مجید کی تعلیم ایک ایک دن میں کئی کئی استادوں کے ذریعہ حاصل کرنی شروع کر دی۔

والد مرحومؓ فرماتے تھے۔ اُس زمانے میں جب میں طالب علمی کی حالت میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے درسوں میں شامل ہوا کرتا تھا۔ آپ اس عاجز سے بہت ہی محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت والدین مرحومینؓ (میرے دادا میری دادی) جب کہ قادیان سے واپسی کا قصد فرمایا۔ تو آمد و رفت میں اخراجات کثیر کے سبب مراجعت مشکل تھی۔ حضورؓ نے فرمایا کہ یہاں آنے لگو تو لکھنا زادِ راہ بھیجوں گا۔ حضرت والد مرحومؓ فرماتے جاتے اور آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ کہ جس وقت اس عاجز کی واپسی کا زمانہ قریب تھا ان دنوں چھوٹی مسجد کے بالائی حصہ میں نماز ہوا کرتی تھی حضرت خلیفہ اولؓ نے جانب مشرق پیچھے سے اپنے مبارک ہاتھ اس عاجز کے کندھوں پر رکھ کر پیار سے فرمایا کہ "اختر الدین میں نے سنا ہے کہ تم قرآن مجید بہت پڑھا کرتے ہو واتقوا اللّٰہ ویعلمکم اللّٰہ"۔ چنانچہ آپ اس جملہ پر تادم مرگ قائم رہے۔

جب آپ قادیان سے واپس تشریف لائے فرمایا کرتے تھے کہ پرانے رسم و رواج کے مطابق بزرگوں کی تعظیم اور ادب کا اس طرح اظہار کیا جاتا تھا۔ کہ پیر پکڑ کر سلام کیا جاتا تھا لیکن میرے قادیان سے واپسی کے بعد اس عادت پر کاربند ہونا محال تھا۔ چنانچہ میرے والد مرحومؓ سے جب ملاقات کی تو نہایت ادب کے ساتھ السلام علیکم کہا۔ اور معانقہ کیا اور فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیم کے خلاف ہے اور یہ شرک ہے کہ میں پاؤں کو پکڑ کر سلام کروں ورنہ آپ یہ خیال نہ فرمائیں کہ نعوذ باللہ مجھ میں کبر پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ دادا مرحومؓ اُن کی اس حق گوئی اور سعادتمندی سے اور خوش ہوئے اُسی تاریخ سے سونگڑہ میں احمدی تو احمدی غیر احمدی بھی پاؤں پکڑ کر سلام کرنے کو معیوب سمجھنے لگے۔

مکرم مولوی سید محمد محسن صاحب ریٹائرڈ سیکنڈ مولوی ضلع سکول شاگرد والد مرحومؓ و امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ نے بیان فرمایا کہ جب تمہارے والد قادیان سے تحصیل علم کے بعد واپس ہوئے ہیں۔ تو تمہارے دادا مرحومؓ نے ایک بھری مجلس میں جو ایک جلسہ کا مجمع تھا۔ جس میں احمدی غیر احمدی کے علاوہ اچھے اچھے ہندو بھی شریک تھے۔ فخریہ طور پر تمہارے والد کو پیش کیا کہ دیکھو میرا یہ لڑکا ابھی چند دن ہوئے تحصیل علم کے بعد قادیان سے واپس ہوا ہے سب کے سب متحیر ہو گئے کہ قادیان بھی کوئی تحصیل علم کی جگہ ہے؟

آپ ۱۹۰۳ء میں قادیان سے واپس ہوئے پرائیویٹ تعلیم کے سوا کوئی ڈگری حاصل نہیں کی تھی۔ مگر خدا کا ایسا فضل ہوا کہ کٹک پی۔ ایم۔ اکاڈمی انگلش ہائی سکول میں پرشین ٹیچر کی اسامی مقرر ہوئی۔ تو اس کے لئے منجملہ بڑے بڑے سند یافتہ لوگوں کے میرے والد نے بھی درخواست کی۔ ہیڈ ماسٹر نے اعلان کیا کہ اس اسامی کی تقرری بغیر امتحان کے نہیں ہوگی۔ غرض امتحان ہوا اور والد مرحومؓ کو کامیابی ہوئی۔ آپ تقریباً ۳۰ سال تک اس عہدے پر نہایت احسن طور سے کام کرتے رہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دنیاوی سرٹیفکٹ کو حاصل نہیں کیا۔ اور نہ تمنا ہے۔ البتہ رب العالمین کی رضا کا سرٹیفکٹ حاصل ہو جائے تو میں اپنی مراد کو پہنچ جاؤں۔

آپ صاحب الہام و کشوف تھے۔ حد درجہ کے تقویٰ شعار۔ راست گفتار۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بذریعہ الہام فرمایا کہ "اختر الدین میں تجھ سے راضی ہوں تو مجھ سے راضی"۔

آپ کے گیارہ بچے تھے۔ جن میں چار لڑکے اور تین لڑکیاں جوان ہوئے سب کی شادی اپنے مبارک ہاتھوں سے خود کرائی۔ اُن کی زندگی میں اُن میں سے دو بڑے صاحبزادگان اور دو لڑکیاں صاحب اولاد ہو کر اُن کے سامنے فوت ہو گئے آپ کو ان سب بچوں کی ولادت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت اطلاع دے رکھی تھی حتیٰ کہ بعض لڑکوں کے نام بھی رؤیا ہی کی بنا پر رکھے گئے اور وہ اسی نام سے پکارے گئے۔ اور اسی طرح جن بچوں کی وفات کا ذکر میں نے کیا ہے اُن کی وفات کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے آپ کو بتا دیا تھا۔ اور جو اُن کی وفات کے بعد زندہ رہ گئے اُن کا بھی علم اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کفش برداری کی توفیق بخشی جب کبھی حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی سیر سے واپس ہوتے اور آرام فرماتے یا کسی مجلس میں رونق افروز ہوتے تو خاکسار اور حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحومؓ حضور کے جوتے کی حفاظت پر متعین رہا کرتے تھے۔

راست گفتاری کو کبھی اور کسی قیمت پر بھی نہ چھوڑا۔ ۱۹۱۶ء میں ایک مسجد تھی۔ میرے پردادا بنا ڈال کر فوت ہو گئے تھے اُس کی تکمیل میرے دادا مرحوم نے کی۔ اُس کے پیچھے ۱۸ ایکڑ زمین تھی۔ احمدیت کے بعد غیر احمدی ہمارے دادا مرحوم کی ہی زندگی میں ہی نماز الگ پڑھا کرتے تھے۔ آپ کی وفات کے بعد باوجود ہماری اپنی مسجد اور جائیداد کے ہمیں اُس سے الگ کر دیا گیا۔ اور جو زمین کہ ہماری ملکیت تھی۔ اُس کو غیر احمدیوں نے اپنا نام درج کروا کر جھوٹا مقدمہ عدالت میں دائر کر دیا گیا بیگانوں اور یگانوں سبھوں نے والد مرحومؓ کو مشورہ دیا کہ اگر مقدمہ میں کامیابی چاہتے ہو تو بغیر جھوٹ بولے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کہا اگر میں حق پر ہوں تو مجھے وہی جائیداد اور مسجد وغیرہ حاصل ہو کر رہے گی۔ مگر جھوٹ نہیں بول سکتا۔

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ راقم سے حضرت والد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ کی بہت سی باتیں وقتاً فوقتاً ذکر کر دیا کرتے تھے۔ جسے راقم الحروف تبرکاً نوٹ کر لیا کرتا تھا۔ مگر بدقسمتی سے کلکتہ میں ہنگامہ کے وقت تمام کاغذات ادھر ادھر ہو گئے البتہ اپنے حافظے پر زور دے کر جو کچھ دستیاب ہو سکے۔ قلمبند کر دیتا ہوں۔

(۱) ایک مرتبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسجد اقصیٰ میں جس وقت ایک جماعت نے بیعت کی تھی نصیحۃً فرمایا تھا جس طرح ایک قطرہ پانی کا پیاس کو بجھا نہیں سکتا اسی طرح صرف بیعت کر لینا کافی نہیں عمل کی سخت ضرورت ہے۔

(۲) آپؑ فرمایا کرتے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ صرف منہ سے کہہ دینا اور مان لینا کوئی بات نہیں۔ جب تک تمہارا امتحان نہ لیا جائے۔

(۳) آپؑ نے ایک مرتبہ جانب مشرق سیر میں فرمایا کہ حدیث میں جو صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق آیا ہے۔ کہ اعملوا ما شئتم اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کسی کی آنکھ نکال لی جائے اور کہا جائے کہ جا اب جس طرح چاہے بدنظری کرتا پھر۔ بھلا وہ کیا کر سکتا ہے۔ اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ان لوگوں سے بدی ہو ہی نہیں سکتی۔ تو فرمایا اعملوا ما شئتم

سنہ[illegible] میں آپ کے بیٹے سید ظل الرحمن مرحومؓ ٹائیفائڈ سے بیمار رہ کر ۳۴-۳۵ سال کی عمر میں کلکتہ میں فوت ہو گئے۔ آپ سونگڑہ سے کلکتہ تشریف لائے اور یہ جانکاہ صدمہ اپنی آنکھوں کے سامنے برداشت کیا۔ اور اس قدر صابر و شاکر رہے۔ کہ زبان سے اُف تک نہ کی۔ دو سال بعد دوسرے بیٹے سید مرید احمدؓ مرحوم بھی تقریباً اس عمر میں اُس قسم کے مرض میں مبتلا ہو کر والدین کو داغ مفارقت دے گئے۔ اسی طرح آپ کی دو لڑکیاں سیدہ امۃ الاحمد و سیدہ امۃ الودود بھی والدین کو ضعیفی میں داغ جدائی دے کر معبود حقیقی سے جا ملیں۔ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ آپ نے ان تمام صدمات کو مردانہ وار برداشت کیا۔ اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے راضی بہ رضا رہے فرماتے رہا کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے موقعہ پر ایک صحابی کو جو خط لکھا تھا۔ ہمکو اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ والدہ مرحومہ کو مخاطب ہو کر اکثر اس قسم کے الفاظ میں تسلی دیا کرتے کہ صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے اجر دیتا ہے پس صبر شرط ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو پھر ثواب کو کھو بیٹھتا ہے اور اسلامی تعلیم اور احمدیت کی تربیت کی رو سے زیادہ غم آنسو

راجا گوپال اچاریہ کی تقریر

ہند کے گورنر جنرل راجگوپال اچاریہ جی نے جمعیۃ العلماء ہند کے اس جلسہ میں جو آزادی ہند کی سالگرہ منانے کے لئے کیا گیا مندرجہ ذیل الفاظ فرمائے ہیں:-

"نظام حکومت کے اعتبار سے ہمارا ملک دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے لیکن تجارتی معاشی اور اقتصادی معاملات میں دونوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے ہمیں ایک دوسرے کی مدد کرتے تجارت کو ترقی دینا چاہیئے۔ اگر ہم دونوں نے ایک دوسرے سے تعاون کیا۔ تو ہم دونوں دنیا میں بلندی حاصل کر کے اپنی ساکھ اور اثر قائم رکھیں گے۔"

ان الفاظ کا مطلب صاف ہے۔ اور جو اصول ان میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ بالکل درست ہے اور جہاں تک ہمارا خیال ہے مسلم لیگی قیادت نے تقسیم ہند کا مطالبہ کرتے وقت یہی خیال کیا تھا کہ انگریز خود بخود ہندوستان کو چھوڑ کر جا رہا ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد اس برعظیم کے ایک حصہ میں ایک ایسا آزاد نظام حکومت قائم ہو جائے گا جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہوگی۔ تاکہ دونوں بڑی اقوام کے تعلقات میں ایک توازن کی بنیاد مستحکم رہے اور وہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہنچا سکیں لیکن افسوس ہے کہ کانگرس نے عمداً یا غلطی سے مسلم لیگ کے اس نقطۂ نظر کو نہ سمجھا۔ اور نہ ہی سمجھنے کی کوشش کی۔ بلکہ الٹا ایک ہندی طریقہ اختیار کر لیا۔ اور اکھنڈ ہندوستان کے نظریہ کو اس حد تک لے گئی۔ کہ اس برعظیم کے مخصوص حالات کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ اگر کانگرس مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کا ہمدردی سے مطالعہ کرتی۔ اور خوشی خوشی تقسیم کو منظور کر لیتی۔ اور وہ معاندانہ روش اختیار نہ کرتی۔ جو اس نے کی۔ تو یقیناً آج راجہ جی کے مندرجہ بالا الفاظ کے متعلق یہ خیال تک بھی نہ گزرتا۔ کہ یہ الفاظ ایسے ہیں جو شرمندۂ معنے نہیں اور بہت ممکن تھا کہ دنیا کو اس خانگی تقسیم کا علم بھی نہ ہوتا۔ اور ہندوستان باوجود نظام الحکومت کی تقسیم کے واقعی تجارتی۔ معاشی اور اقتصادی معاملات میں ایک وحدت کا حکم رکھتا۔ بلکہ ہم یہاں تک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ اگر تقسیم ہوتی تو برائے نام ہوتی۔

ہم عرض کرتے ہیں کہ اگر تقسیم ہند کے بعد ہی ہند کی کانگرسی حکومت پاکستان کو جبراً ناکام بنانے کی آرزو دل میں پرورش نہ کرتی۔ اور ان تمام اقدامات سے باز رہتی۔ جو اس نے پاکستان کو اپنے سامنے گھٹنے ٹیک دینے کے لئے کئے۔ اور ابھی تک کئے جا رہی ہے۔ تو پھر بھی کہا جا سکتا تھا کہ راجاجی کو مندرجہ بالا الفاظ کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

راجاجی اس سے پہلے کلکتہ میں بھی مسلمانوں کے ایک جلسہ میں تقریباً اسی نوعیت کے الفاظ فرما چکے ہیں۔ اور ہمیں تسلیم ہے کہ راجاجی کی یہ دلی خواہش ہے۔ اور جو کچھ ان کی زبان پر آیا ہے۔ وہ ان کے دل کی صحیح ترجمانی کر رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ان کی حکومت اپنے تجاوزی اعمال سے ان کی کھلی کھلی تردید کرتی رہتی ہے۔ اور اس نے بجائے اپنے اندرونی معاملات سدھارنے اور پاکستان کو بھی اپنے اندرونی معاملات سدھارنے کی اجازت دینے کے خود کو بھی اور پاکستان کو بھی ایسی لاینحل الجھنوں میں الجھا رکھا ہے کہ پنڈت نہرو جی کو بھی ان ہی الجھنوں کی بناء پر مدراس میں اور اس کے بعد بھی اپنی تلخ تقریریں کرنی پڑیں۔ کہ جن سے راجاجی کے الفاظ اب بھی ایسے ہیں کہ انہیں کسی طرح شرمندۂ معنے نہیں کہا جا سکتا۔

اس لئے ہم عرض کرتے ہیں کہ راجاجی کی نیک نیتی کے باوجود ان کے الفاظ نہ تو ہندی مسلمانوں کے لئے مژدۂ امن و امان بن سکتے ہیں۔ اور نہ پاکستانیوں کے لئے پیغام صلح و آشتی۔

راجاجی نے کلکتہ کے مسلمانوں اور جمعیۃ العلماء کے جلسہ آزادی میں ایسے الفاظ فرما کر ایک اچھا کام کیا ہے۔ لیکن عرض ہے کہ اگر وہ اپنے گھر والوں کے دلوں میں ان الفاظ کی روح نفوذ نہیں کر سکیں گے۔ تو یہ الفاظ محض صدا بصحرا ثابت ہونگے۔ اور کبھی شرمندۂ معنے نہیں ہونگے اس لئے ہم راجاجی کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے الفاظ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کوئی عملی سکیم تیار کریں۔ کیونکہ حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں۔ کہ جن حالات کی موجودگی میں محض نیک خیالات اور خوش آئند باتیں ذرا سود مند نہیں ہو سکتیں۔

حسن اتفاق سے اس وقت راجاجی اس مصیبت زدہ حصہ کے گورنر جنرل ہیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو ملک کی فضا بدلنے کے لئے بہت کام کر سکتے ہیں۔ آپ کی تقریریں واقعی بڑی ڈھارس بندھانے والی ہیں۔ لیکن جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے اس وقت محض تقریریں کام نہیں آ سکتیں۔ اس وقت ایک نہایت مضبوط ہاتھ کی ضرورت ہے۔ جو ہند میں آباد دو بڑی قوموں کے درمیان صلح و آشتی کی بنیاد مضبوط کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ہند میں حالات درست کر لیں گے۔ تو یقیناً اس کا اثر پاکستان پر بھی پڑے گا۔ اور یقیناً ایک دن ایسا آ سکتا ہے۔ کہ یہ دونوں ملک خواہ نظامی معاملات تک الگ الگ رہیں۔ ایسے متحد الخیال ہو سکتے ہیں۔ کہ دنیا ان کو دو سگے بھائی سمجھنے لگے۔ یہ کام اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم ایک دوسرے کے خلاف بدظنی نہ چھوڑ دیں۔ اور یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ جو کچھ ہونا تھا ہو چکا۔ اب اس کو بھول کر از سر نو زندگی شروع کی جائے۔ اور محبت اور آشتی سے اپنے اپنے حصہ ملک کی بہبودی میں وقت صرف ہو نہ کہ ایک دوسرے کو برباد کرنے میں ؛

خیر خواہی اور وفاداری

حکومت نے "کوثر" و "تسنیم" کی اشاعت چھ ماہ کے لئے بند کر دی ہے اس پر مودودی صاحب نے ایک بیان شائع فرمایا ہے۔ جو معاصر انقلاب میں بھی چھپا ہے۔ اس بیان میں مودودی صاحب اپنے بیان کا دارومدار ریاست (اسٹیٹ) اور حکومت (گورنمنٹ) کے نازک فرق پر رکھتے ہیں۔ بے شک ریاست اور حکومت میں فرق ہے۔ لیکن آج تک دنیا بھر کسی ایسی جمہوری سے جمہوری حکومت کا بھی ہم کو علم نہیں جو اپنے استحکام اور قیام کو ریاست کا استحکام اور قیام نہ سمجھتی ہو۔ اور اس کی حفاظت کے لئے اسکو کوئی اختیارات نہ ہوں۔ بلکہ لوگوں کو اختیار ہو کہ وہ حکومت سے غیر وفاداری کا کھلم کھلا اعلان کر کے اسکو الٹ دینے کے لئے ہر قسم کی جدوجہد کر سکیں۔ ہمارے نزدیک تو حکومت کو اپنے استحکام و قیام کے لئے ایسی تخریبی جدوجہد کو روکنے کا بڑی حد تک حق حاصل ہے۔ کیونکہ اگر اسکو یہ حق نہ دیا جائے۔ اور ایک قانوناً قائم شدہ جمہوری حکومت کو ہر کہ ومہ اٹھ کر ہر وقت چیلنج کر سکتا ہو۔ تو کسی ملک میں امن قائم ہی نہیں رہ سکتا۔

"کوثر" اور "تسنیم" کے متعلق تو یہ بات بھی محل نظر ہے کہ ان کی تخریبی جدوجہد ریاست کے خلاف نہیں تھی۔ کیونکہ کوثر اور تسنیم کی پشت پناہ پر جو جماعت ہے۔ اس کی تاریخ مشتبہ ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے اور اس سے ممیز نہیں ہو سکتیں۔ جو پاکستان کے قیام اور اس کے استحکام کے مسلمہ دشمن ہیں۔

باقی رہا "کوثر" و "تسنیم" کا موجودہ حکومت کے ساتھ وفاداری کا سوال تو اسکے متعلق دو رائیں نہیں ہیں۔ مدیر کوثر جو تسنیم کے بھی مدیر ہیں۔ اور مودودی صاحب کی جماعت کے داعی و نقیب بھی ہیں۔ کوثر میں اعتراف فرما چکے ہیں۔ کہ مودودی صاحب کے پیرو موجودہ حکومت کے وفادار نہیں ہو سکتے چنانچہ معاصر شہباز پشاور نے سوال کیا تھا کہ کیا مودودی صاحب پاکستان کے حامی و وفادار ہیں؟ اس کے جواب میں جناب مدیر "کوثر" نے لکھا کہ

"وہ اس حکومت کے خیر خواہ ہیں۔
اور خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔ لیکن جب تک وہ غلط اصول پر قائم ہے۔ حمایت اور وفاداری کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" (کوثر ۵ جون ۴۸ء)

خیر خواہی کا ادعا ایک ایسی چیز ہے جو باطل سے باطل اور بت پرستوں کی حکومت کے ساتھ بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح تو انڈین یونین اور برطانیہ کے بھی آپ خیر خواہ ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جس حکومت کے زیر سایہ آپ رہ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ آپ کا کیا تعلق ہے۔ اگر اس کے ساتھ بھی آپ کا اتنا ہی تعلق ہے جتنا برطانوی حکومت کے ساتھ تو پھر اس خیر خواہی کا نشانہ بچارے پاکستان کو ہی کیوں بنایا جا رہا ہے۔ کیوں انڈین یونین اور برطانیہ کے ساتھ یہ خیر خواہی نہیں کی جاتی۔ ورنہ جس طرح وہ ملک آپ کی وفاداری کے حقدار نہیں اسی طرح پاکستان بھی حقدار نہیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ کہ حکومت پاکستان اپنی غیر وفادار رعایا کو تخریبی سرگرمیوں کی اجازت دے۔

محبوسین سندھ کے مقدمہ کی سماعت ۲۶ اگست کو ہو رہی ہے

محمد آباد سندھ کے جو احمدی نوجوان ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲۶ اگست ۱۹۴۸ء کو ہو رہی ہے ان میں بعض واقفین زندگی بھی ہیں۔ احباب ان مخلص نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

درخواستِ دعا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ شدید قسم کی خشک کھانسی کی شکایت ہے۔ اور بخار بھی رہتا ہے۔ احباب کرام حضرت مفتی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں؛

آپ اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں کیوں پڑھوائیں؟

اس لئے کہ:۔

(۱) اس سکول کی بنیاد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اپنے دست مبارک سے رکھی۔ حضور علیہ السلام کا کوئی فعل مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ اور آپ کے ارشاد کی تعمیل کرنا ہمارے لئے سعادت کا موجب اور فلاح دارین کا باعث ہے۔

(۲) ہمارے اس قومی ادارے میں صرف مروجہ دنیاوی علوم کی تعلیم کا ہی انتظام نہیں۔ بلکہ علوم دینیات ہمارے سکول کا خاصہ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ ہماری امتیازی اور منفردانہ خصوصیت ہے۔ کسی اور سکول میں بچوں کو پڑھوا کر آپ ان کو میٹرک پاس تو کروا سکتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم باترجمہ۔ ضروری احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام کی برکات سے متمتع نہیں کر سکتے۔

(۳) نمازوں میں باقاعدگی دینی امور میں شغف۔ تبلیغ اسلام کے لئے شوق اور تڑپ۔ نظام سلسلہ کی پابندی اور بزرگان سلسلہ بالخصوص امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی براہ راست نیک صحبت کے فیضان اور نیک نمونہ کا مشاہدہ ہماری مرکزی تربیت کے پہلو کا لازمی جزو ہیں۔

(۴) قادیان سے باہر آکر ہمیں اپنا محبوب مرکز واپس لینے اور قومی اور جماعتی تنظیم کرنے کے لئے جس قسم کی ٹریننگ روحانی اور جسمانی کی ضرورت ہے وہ جماعتی طور پر سلسلہ سے مسلسل وابستگی اور موجودہ مرکز میں موجودگی سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۵) یہ تو درست ہے کہ اپنے بچوں کو آپ گھر میں اپنے کسی قریبی سکول میں پڑھوا کر تھوڑا سا خرچ بچا سکتے ہیں مگر یہاں اس کے مقابلہ میں آپ کو جو فائدہ پہنچے گا۔ وہ اس قدر بڑا ہے۔ کہ اس کے حصول کے لئے یہ حقیر مالی قربانی کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا اسی کا دوسرا نام ہے پھر یہاں تو اس قدر علمی اور روحانی فوائد اور اس قدر احسن طور پر آپ کے بچوں کے متعلق فرائض کی ادائیگی کا سامان ہے۔ کہ اس میں سراسر آپ ہی کا فائدہ ہے۔

(۶) سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تبلیغی فرائض کی ادائیگی اور دیگر دینی امور کی سرانجام دہی کے لئے جن کا تعلق نظام سلسلہ سے ہے۔ ہر وقت مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے۔ اور اگر اسلام کے یہ آئندہ ہونے والے مبلغ آپ کی اولاد میں سے ہوں۔ تو آپ کی کس قدر خوش قسمتی ہوگی۔ پس اگر آپ اپنے بچوں کو دین کے لئے وقف کر سکنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ تو شروع سے ہی ان کو اپنے قومی سکول میں تعلیم دلوا کر ان پر عائد ہونے والے فرض کی احسن طور پر ادائیگی کے لئے ابھی سے تیار کروا سکتے ہیں۔

(۷) اگر آپ ایمان کے اس قدر اعلےٰ معیار پر ابھی پورا نہیں اترتے۔ کہ اپنے بچوں کو دین کے لئے وقف کر سکیں۔ تو آپ ان کو محض دنیاوی تعلیم کے حصول کے لئے ہی اپنے سکول میں داخل کرنے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اور غیر محسوس طور پر اپنے بچوں کو اسلام کا مبلغ بنا سکتے ہیں۔ اور وہ میٹرک پاس کرنے کے بعد اپنی روزی کماتے ہوئے بھی اسلام اور سلسلہ کے گوناں مبلغ بن سکتے ہیں۔ اور مرکزی تعلیم و تربیت ان کی آئندہ زندگی کو قومی طور پر بہتر بنا سکتی ہے۔

(۸) محض دنیاوی علوم کے اعتبار سے بھی آپ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے سلسلہ کے مرکزی سکول کے کارکنوں کو نہایت محنت اخلاص اور شوق سے کام کرنے والے پائینگے وہ صرف روزی کمانے کے خیال سے یہاں تعلیم نہیں دیتے۔ بلکہ ایک مذہبی اور قومی فریضہ سمجھ کر دن رات آپ کے بچوں کو تعلیم دینا اور ان کی تربیت کرنا ان کا مقصود حیات ہے۔ ان کی خدمات سے فائدہ نہ اٹھانا خود آپ کی بہت بڑی غلطی ہے۔

(۹) اپنے بچوں کی تعلیمی حالت کو اخلاص اور تڑپ سے بہتر بنانے میں شب و روز کوشاں رہنے کے علاوہ ہمارا سٹاف خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنی ذاتی قابلیت اور علمی تفوق کے اعتبار سے بھی دیگر سکولوں کے عملہ کی نسبت ہر لحاظ سے بہتر ہے۔ پس تجربہ کار اور قابل اساتذہ کی خدمات سے فائدہ اٹھانا آپ کا فرض ہے۔

(۱۰) خدا تعالےٰ کے فضل سے بحیثیت مجموعی ہمارا سکول ایک ایسا ہمہ صفت ادارہ ہے جس کی قیادت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خواہش اور ہدایات کے مطابق ہو رہی ہے۔ اور جس کی تمام تفاصیل آپ اور آپ کے بچوں کی خاطر حضور کے علم میں ہیں۔ پس حضور کی توجہ اور خاص سکیموں سے آپ کے بچے کسی اور جگہ پڑھ کر جس حد تک محروم رہ سکتے ہیں۔ اس کے نتائج کو نظر انداز کر دینا بہت بڑی جسارت ہے۔ ۴۲

میرے "ضلعوار آبادی" والے مضمون کا تتمہ

اگر سابقہ کھاتوں کی بنا پر الاٹمنٹ ہوئی تو پھر کیا ہوگا؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

میرا جو مضمون الفضل مورخہ ۱۴ اگست کو زیر عنوان "پناہ گزینوں کی ضلعوار آبادی کا سوال" شائع ہوا ہے۔ اس کے متعلق ایک معزز اور واقف کار دوست نے یہ سوال کیا ہے کہ اگر جیسا کہ خیال ہے۔ بعد میں مسلمان پناہ گزینوں کے سابقہ کھاتوں کی بناء پر آخری الاٹمنٹ کرنے کا فیصلہ ہوا تو پھر کیا ہوگا؟ مثلاً اگر ایک مسلمان مشرقی پنجاب میں پچیس ایکڑ زمین رکھتا تھا۔ اور اسے مغربی پنجاب میں آکر موجودہ اصول کے مطابق صرف آٹھ ایکڑ زمین ملی ہے۔ اور بعد میں یہ فیصلہ ہو کہ اسے اس کے سابقہ کھاتے کی بناء پر پچیس ایکڑ زمین مل سکتی ہے۔ مگر اتفاق یہ ہو کہ جہاں اسکی موجودہ آٹھ ایکڑ زمین موجود ہے۔ وہاں اسے مزید سترہ ایکڑ زمین ملنے کی گنجائش نہ ہو۔ تو پھر کیا کیا جائے گا؟ سو اس سوال کے جواب میں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر میرے یہ دوست میرے مضمون کو غور سے مطالعہ فرماتے۔ تو میرے مضمون میں پہلے سے اس سوال کا جواب موجود تھا۔ کیونکہ میں نے صراحتاً لکھا تھا۔ کہ اگر کوئی مسلمان پناہ گزین اپنی جگہ بدلنے کے لئے تیار ہو۔ تو اسے بدل دیا جائے۔ مگر یہ کہ اس کی مرضی کے خلاف جبراً نہ بدلا جائے۔ اب اگر آٹھ ایکڑ لینے والا مسلمان پناہ گزین بعد کے فیصلہ کے مطابق ۲۵ ایکڑ زمین لینا چاہتا ہے۔ اور اس کی موجودہ جگہ میں اس قدر الاٹمنٹ کی گنجائش نہیں۔ تو اس کا کیس میری اس شرط کے ماتحت آجائے گا۔ کہ جو مسلمان اپنی خوشی سے اپنی جگہ بدلنا چاہتا ہے اسے بدل دیا جائے۔ لیکن اگر بالفرض کوئی مسلمان کسی وجہ سے اپنی موجودہ جگہ پر ہی ٹھہرنا چاہتا ہے۔ اور تھوڑے رقبہ پر قانع ہے۔ تو پھر اس کا کیس میری دوسری شرط کے ماتحت آجائے گا۔ کہ کسی کو جبراً منتقل نہ کیا جائے۔

بہر حال میرا مضمون اس سوال کے جواب پر اصولاً حاوی ہے۔ جو ہمارے معزز دوست نے اٹھایا ہے۔ اور کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

باقی رہے وہ مسلمان پناہ گزین جنہوں نے کسی وجہ سے موجودہ الاٹمنٹ میں حصہ نہیں لیا۔ تو ظاہر ہے کہ اگر بالآخر سابقہ اور اصلی جائدادوں کی بناء پر تقسیم کا فیصلہ ہو۔ تو ایسے پناہ گزینوں کو بھی اپنی فارغ شدہ جائدادوں کے بدلہ میں مطالبہ کا حق ہوگا۔ یہ ایک سیدھی اور صاف بات ہے۔ جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۳/۸/۴۸ء

قرارداد تعزیت

افراد جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب آف کوئٹہ (بلوچستان) کو ظالمانہ طریق سے شہید کر دیئے جانے پر سخت اظہار غم و افسوس کرتے ہیں اور اس جانکاہ صدمہ میں مرحوم کے والدین اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان و دیگر افسران متعلقہ سے استدعا ہے کہ اس ظالمانہ فعل کی بہت جلد تحقیق کر کے بہت جلد پکڑا جائے۔ تاکہ پاکستان کے صلح پسند باشندوں کی حفاظت ہو سکے۔

سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد سندھ

حم خدا تعالےٰ آپ کو اپنی اولاد اور سلسلہ کے متعلق فرائض سمجھنے کی توفیق دے تا آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اور بلا توقف موسمی تعطیلات ختم ہوتے ہی ۱۸ ستمبر ۱۹۴۸ء کو اپنے بچوں کو چنیوٹ میں داخل کرانے کی سعادت حاصل کر سکیں اس میں آپ اور سلسلہ دونو کا فائدہ ہے۔ دایم۔ آئی۔ الیما

افریقہ کا مستقبل

از مکرم صالح محمد صاحب واقف زندگی

افریقہ سے میری مراد مغربی افریقہ ہے۔ افریقہ کا مستقبل درخشندہ روشن اور چمکتا ہوا نظر آتا ہے۔ شواہد و قرائن سے صاف نظر آ رہا ہے کہ اہل افریقہ بڑی تیزی کے ساتھ کامیابی و کامرانی کی منزل کی طرف اور کامیابی و کامرانی ان کی طرف بھاگ رہی ہے۔ ان کے ہر فرد کے چہرہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ اسکے جسم میں آتش فشاں پہاڑ ہے۔ جو جلد پھوٹ کر ہر اس خس و خاشاک کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ جو ان کی کامیابی کے راستہ میں روک بنے گا۔

دوسری چیز جو سردست نہایت دھندلی سی نظر آ رہی ہے۔ مگر دن بدن روشن سے روشن تر ہوتی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ وہ آفتاب رسالت صلعم جو ساری دنیا کو منور کرنے کے لئے طلوع پذیر ہوا۔ وہ بھی شاید انہی لیاہ فام مگر سفید دل لوگوں کے سینوں میں داخل ہو کر کرۂ ارضی میں سب سے پہلے انہی کے ملک کو بقعۂ نور بنانا چاہتا ہے۔ پس میری آنکھ بیک وقت ان کے لئے دو کامیابیاں افق آسمان پر دیکھ رہی ہے۔ اوّل مادّی یعنی آزادی دوئم روحانی یعنی قبول اسلام خدا کرے کہ میرا یہ خیال درست ثابت ہو اور بیک وقت ان کو یہ دونوں کامیابیاں نصیب ہوں روحانی بھی اور جسمانی بھی۔

امر اول کے لئے میں صرف دو باتیں عرض کرتا ہوں۔ اور وہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ جب کسی قوم میں پیدا ہو جائیں تو اسکو زیادہ دیر پستی میں نہیں رہنے دیتیں۔

پہلی بات تجارت ہے اہل افریقہ اتنی تیزی سے تجارت پر حاوی ہوتے جاتے ہیں کہ میرے خیال میں یہ چند سالوں میں ہی کلی طور پر تجارت کو اپنے ہاتھ میں لے لیںگے۔ غیر ملکی لوگوں سے نفرت اور قومی اور ملکی رواداری کا جذبہ ان میں پیدا ہو رہا ہے۔ بلکہ ان میں کوئی فرد ایسا نہیں جو اسوقت تجارت نہ کر رہا ہو۔ اور اس وقت ان کی یہ حالت ہے کہ جہاں چند سال پیشتر تجارت میں ان کا کوئی شمار نہ تھا۔ اب ہر بڑے شہر میں ان کے بڑے بڑے سٹور اور فرمیں ہیں اور ان کی اقتصادی حالت دن بدن ترقی کرتی جا رہی ہے جس کی وجہ سے ان کے اندر بلند پروازی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

علاوہ ازیں کام محنت اور استقلال بھی انہیں کا حصہ ہے

بیکاری کس چیز کا نام ہے؟ شاید ان میں سے کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو گا۔ بقول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز بیکاری لعنت ہے جتنی جلدی ممکن ہو اس کو گلے سے اتار کر پھینک دینا چاہئیے۔ سو ان لوگوں نے واقعہ میں اسکو دور پھینک دیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ کام محنت اور پھر اس میں استقلال یہ صرف انہی کا جیسے حصہ بن کر رہ گئے ہیں ایک جنون اور دیوانگی ہے۔ جس کا ہر فرد مظہر بن کر رہ گیا ہے۔ منزل کی صعوبتیں۔ پہاڑوں کی بلندیاں۔ جنگلات کے خطرات ان کے راستہ میں روک نہیں اور پھر مرد عورتیں بچے بوڑھے سب یکساں طور پر اس میدان میں دوڑ رہے ہیں

دوسری چیز قبول اسلام ہے۔ سو میں نے یکم جولائی سے تیرہ جولائی تک سارے ملک کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کیا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں عیسائیت سے نفرت اور اسلام سے محبت کے جذبات بڑی سرعت سے پیدا ہوتے جا رہے ہیں اور یہ جذبہ دن بدن ترقی کرتا جا رہا ہے۔ اکرا گولڈ کوسٹ کا دارالخلافہ ہے۔ وہاں چھ سو افراد کی ایک جماعت ہے جو عیسائیت سے نکل کر مسلمان ہو چکی ہے اور وہ دن بدن ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ ان کو پیغام احمدیت پہنچایا جا رہا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی راہنمائی فرمائے اور وہ جلد حقیقی اسلام میں داخل ہو جائیں۔ آمین۔

پس ان دو باتوں کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ افریقہ کا مستقبل نہایت شاندار نظر آ رہا ہے اور وہ دَور جلد آنے والا ہے کہ جب افریقہ پر اسلام اور اسلامی حکومت کا دور دورہ ہو گا خدا کرے کہ یہ دن جلد آ جائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیز حامد احمد عمر چھ سال ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ مدعلی محمد بی اے بی۔ ٹی کراچی

(۲) میرا چھوٹا لڑکا عزیز محمد رفیق بعمر ۹ ماہ قریباً ۱½ ماہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

قریشی محمد نذیر معلّم جامعہ احمدیہ
احمد نگر

احمدیہ مسجد لنڈن میں عیدالفطر کی تقریب

(از مکرم مقبول احمد صاحب، بی اے مبلغ اسلام)

عیدین مسلمانوں کے لئے ایک خاص اہمیت اور خوشی کے دن ہیں۔ اس دن تمام مسلمان ایک جگہ اکٹھے ہو کر نماز عید ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا شکریہ بجالاتے ہیں۔ یہاں ایسے مواقع سے پورا فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ امسال ۸ اگست کو عید الفطر کا دن تھا۔ اس میں شمولیت کے لئے نہ صرف احمدی اور مسلمان بھائی مدعو تھے۔ بلکہ دوسرے انگریز احباب کے نام بھی دعوتی کارڈ ارسال کئے گئے تھے۔ تاکہ اس موقعہ پر ان کو اسلام کے فضائل اور تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔ چنانچہ ½ ۱۰ بجے کے قریب احباب یکے بعد دیگرے آنے شروع ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد ۶۳ ملروز روڈ (63 Melrose Road) پر ایک چہل پہل شروع ہو گئی۔ اور سڑک پر کاریں ہی کاریں دکھائی دینے لگیں احباب کا خیر مقدم کرنے کے لئے چودھری غلام مرتضیٰ صاحب سفیر الدین صاحب عبد السلام صاحب کیمبرج اور انور احمد صاحب کاہلوں امیر جماعت کلکتہ مقرر تھے جو کہ احباب کا استقبال کرتے اور مسجد تک ان کے ساتھ آتے اور ان کا امام صاحب سے تعارف کراتے۔ اس دفعہ سوا سو کے قریب احباب حاضر ہوئے۔ جن میں سے بعض کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ ہائی کمشنر فار انڈیا۔ بریگیڈیر حیاء الدین (Brig Haya-ud-din)۔ کرنل ایم اعظم خانزادہ۔ لفٹنٹ کرنل حمید۔ ایلڈرمین رو پریذیڈنٹ آف ہاؤسنگ کمیٹی۔ (Elderman Rowe President of Housing Committy) ایس۔ جے۔ چرچ ممبر آف برو (S. J. Church, Member of Borough) عبد الحفیظ انفارمیشن آفیسر حیدرآباد مسٹر ٹامکن (Mr. Tomkin) سابق (I.C.S.) مسٹر وولورتھ (Mr. Woolworth) اور مسٹر توسیخ ایڈیٹر ایسٹرن ورلڈ (Mr. Tausig, Editor Eastern World) اس کے علاوہ لنڈن یونیورسٹی اور دیگر یونیورسٹیوں کے طالبعلم بھی حاضر ہوئے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ عید کی نماز ۱۱ بجکر چالیس منٹ پر چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن نے پڑھائی شروع کی۔ نماز کے بعد آپ نے خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ انسان ایک لمبے عرصہ سے خوشی کے تہوار مناتا رہا ہے اور ہر ایک قوم کا تہوار منانے کا اپنا اپنا الگ طریقہ رائج ہے۔ لیکن اسلام کے تہوار اللہ تعالےٰ کی خوشنودی اور رضامندی کے حصول کے لئے منائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آج ہماری عید رمضان شریف کے متواتر ایک ماہ کے روزوں کے بعد آتی ہے۔ آج روزہ رکھنے والے اس بات پر خوش ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں سارے مہینہ کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ روزہ رکھنے والے مسلمان صبح پو پھٹنے سے لے کر شام سورج کے غروب تک نہ کھانا کھا سکتے ہیں اور نہ کچھ پی سکتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے ایک مسلمان جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ کو روکے رکھتا ہے اور دیگر احکام کی پابندی اور نگہداشت رکھتا ہے۔ اور ان ایام کو ذکر الٰہی۔ تلاوت قرآن مجید اور دعاؤں میں گذارتا ہے۔ اس عید الفطر سے قبل ہر مسلمان فطرانہ ادا کرتا ہے تاکہ غرباء کی امداد اس دن کی جا سکے اور تا وہ بھی اسی طرح خوشی میں شامل ہو سکیں جس طرح کہ دوسرے مرفہ الحال لوگ۔

اس کے بعد سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نمونہ کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے کہ باوجود تعداد میں کم ہونے کے انہیں کس طرح اللہ تعالےٰ پر اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر کامل اعتماد تھا۔ بڑی سے بڑی شے جس کا حصول ناممکن نظر آتا تھا ان کو ممکن نظر آتی تھی۔ ان کو کوئی چیز ان کے اصل مقصد سے نہ ہٹا سکی اور کوئی چیز خوفزدہ نہ کر سکی۔ اس طرح اگر آج مسلمان ان کی طرح حقیقی طور پر اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول پر ایمان رکھیں اور اس کے اوامر پر عمل کریں تو وہ بھی ہر ایک خوف سے امن میں ہو جائیںگے اور کوئی دشمن ان کے مقابل پر کامیاب نہ ہو سکے گا۔ بلکہ ان کا ہر قدم ترقی کی طرف ہی جا رہا ہو گا۔

آج دنیا میں مذہب سے بالکل بے پرواہی ہو جاتی ہے اور اس سے کسی کو دلچسپی نہیں الا ماشاء اللہ اور یہی وجہ ہے کہ دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا جب تک کہ اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے اصول پر عمل نہ کیا جائے۔ آدمی کا بنایا ہوا قانون دنیا میں امن قائم نہیں کر سکتا۔ اس کی زندہ مثال فلسطین کا مسئلہ ہے۔ اس بارہ میں تمام طاقتور حکومتیں اپنے اپنے مقاصد کے پیش نظر اسباب پر متفق ہو گئیں کہ یہودیوں کو الگ سلطنت دیدی جائے اور عربوں کو ان کے گھروں سے محروم کر دیا جائے

لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہی وہ یہودی ہیں جن کے آباؤ اجداد نے حضرت عیسٰےؑ کو صلیب پر چڑھایا تھا۔ اور اگر اب بھی انہیں موقعہ ملا۔ تو وہ اپنے محسنوں کو نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہ روا رکھیں گے۔

آج ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالےٰ پر کامل اعتماد رکھنا چاہیئے۔ اور ہتھیاروں اور طاقت پر قطعاً بھروسہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اگر ہم اللہ تعالےٰ کی نصرت اور فضل حاصل کر سکیں اس اللہ تعالےٰ کی جو تمام طاقتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تو پھر ہمارا مستقبل نہایت شاندار بن سکتا ہے۔ ہمیں اپنے شاندار مستقبل کے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ ایک نیا نظام قائم کرے گا۔ اور ایک نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کریگا اور احمدیت اور حقیقی اسلام کے جھنڈے تلے تمام دنیا امن کا سانس لے گی یہ بات گو اس وقت غیر ممکن نظر آتی ہے۔ مگر وہ دن دور نہیں۔ جب کہ اللہ تعالےٰ کے یہ وعدے پورے ہوں گے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو بھی اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف حاصل ہے اور اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ ہمکلام ہوتا ہے اور غیب کی خبروں کو ظاہر کرتا ہے۔ آپ کو بھی اسلام کے شاندار مستقبل کی خبر دی گئی ہے۔ خصوصاً احمدیت کے شاندار مستقبل کی۔ گو اس وقت ہمیں ہمارے مقدس مرکز سے جدا کر دیا گیا ہے اور جس کی وجہ سے ہمارے دل میں متضاد جذبات موجزن ہیں۔ ہمیں اپنے مقدس مرکز کی جدائی کا غم بھی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی رضا پر ہم راضی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جس طرح اس کے الہامات ہجرت کے بارے میں پورے ہوئے۔ اسی طرح ان الہاموں کا دوسرا حصہ بھی یقیناً پورا ہوگا۔ کہ جب ہمارا مقدس مرکز پھر ہمارے ہاتھوں میں ہوگا۔

ہاں ہمیں ان وعدوں کو نزدیک ترین وقت میں پورا کرنے کے لئے انتہائی طور پر جدوجہد کرنی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو کر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم ایسا کر لیں گے۔ تو ہم یقیناً اللہ تعالےٰ کے ان وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیں گے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرماوے۔

اس کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ عورتوں کے لئے کھانے کا انتظام مردوں سے علیحدہ تھا۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تقریب بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ عید کے اختتام پر دائمز اور گلوب ایجنسی کو عید کی کارروائی کے متعلق خاکسار کی طرف سے message دیا گیا۔

یہ رپورٹ نامکمل رہے گی۔ اگر ان احباب کرام کا شکریہ ادا کیا جائے جنہوں نے کہ نہایت اخلاص سے عید کے انتظامات کو مکمل کرنے میں حصہ لیا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے سپرد گھر کی پینٹنگ (Painting) مرمت اور صفائی کا انتظام تھا۔ جسے آپ نے دیگر واقفین میں تقسیم کر کے اس کام کو مکمل کرایا۔ نیز آپ کے سپرد کھانے کی جملہ اشیاء خریدنے کا انتظام بھی تھا جسے آپ نے مکرمی عبدالوہاب صاحب کی معیت میں عمدہ طور پر مکمل کیا اور عید کے اخراجات وآمد کے متعلق حساب و کتاب بھی آپ کے ذمہ تھا چنانچہ فطرانہ -/۶/۷ پونڈ اور عید فنڈ ۱۰/۶/۴ پونڈ آپ نے وصول کیا اور عید کے اخراجات اس دفعہ ۳۰/۱۲/۶½ پونڈ ہوئے۔

مسجد کی مرمت اور صفائی اور عید کی دعوت کے لئے کرسیوں میزوں اور برتنوں کا مہیا کرنا اور پھر کھانا تقسیم کرنے کا انتظام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے سپرد تھا۔ جسے آپ نے بہت عمدہ طور پر کیا۔

باغ کی صفائی کا کام مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی کے سپرد تھا۔ جسے آپ نے دیگر واقفین میں تقسیم کر کے اپنی زیر نگرانی مکمل کرایا۔ کھانا پکوانے کا انتظام مکرمی عبدالعزیز صاحب و عبدالوہاب صاحب و مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی اور عبدالرحیم صاحب آف ماریشس نے نہایت عمدہ طور پر کیا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ تمام منتظمین کو جزائے خیر دے۔ اور وہ ہماری ان کوششوں کو بارآور فرمادے اور وہ دن جلد لائے جب کہ ہم حقیقی عید منانے والے بنیں کہ جب تمام دنیا اسلام اور احمدیت کے چشمہ سے سیراب ہو رہی ہو۔ آمین

تین دن سے زیادہ ناراضگی درست نہیں

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

لا یحل لمومن ان یھجر اخاہ فوق ثلاثۃ ایام ؕ (بخاری)

یعنی کسی مومن کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے اور اس سے ناراضگی رکھے۔

اسی بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک دوسری حدیث بھی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ جب دو بھائی آپس میں ناراض ہو جاتے ہیں اور رستے میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ایک کا منہ دائیں اور دوسرے کا بائیں ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں؟ کہ ان دونوں میں سے بہتر کون ہے وخیرھما من یبدء بالسلام۔ یعنی وہ بہتر ہے جو ان میں سے السلام علیکم کہنے میں پہل کرتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

صنعت شکر سازی کی اہمیت

از منیر احمد وینس ہو

مغربی پنجاب میں کھانڈ کی پیداوار اتنی کم ہے کہ ہر سو میں سے صرف تین اشخاص اپنی ضرورت پوری کر سکتے ہیں اور باقی ۹۷ کو محروم رہنا پڑتا ہے۔ اگر بیرونی ممالک سے اس کمی کو پورا کیا جائے تو سال بھر میں کھانڈ کی درآمد پر اتنا خرچ اٹھ جائے گا۔ کہ اس کے نصف سے تمام صوبہ میں کارخانے قائم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حکومت مغربی پنجاب کے صنعتی کنونشن نے جو پینل مقرر کیا تھا۔ اسکی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہمارے صوبہ میں کھانڈ کی فی کس خوراک اگر سالانہ ۸ سیر مقرر کی جائے جو تمام بیرونی ممالک سے کم ہے تب بھی پونے دو کروڑ کی آبادی کے لئے ۳۵ لاکھ من کھانڈ سالانہ درکار ہوگی۔ اور -/۲۵ روپیہ فی من کے حساب سے اس پر پونے نو کروڑ سالانہ خرچ ہوا کرے گا۔ لیکن اگر بڑے پیمانے پر دس کارخانے کھول دیئے جائیں۔ تو ان پر صرف چار کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ اور یہ کارخانے سال بھر میں اتنی کھانڈ پیدا کر سکیں گے۔ جو صوبائی ضرورت کے لئے کافی ہوگی ۳۲ تا ۱۹۳۶ء مغربی پنجاب میں کھانڈ بنانے کے پانچ کارخانے قائم ہوئے تھے۔ اب ان میں سے صرف ایک باقی رہ گیا ہے۔ جو راہوالی کے مقام پر ہے۔ باقی مالی خسارے کا شکار ہو گئے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت چھوٹے پیمانے پر قائم کئے گئے تھے۔ کھانڈ کے کارخانہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ بڑے پیمانہ پر قائم کیا جائے۔ ورنہ وہ خود کفیل نہیں ہو سکتا۔ پینل نے اندازہ لگایا ہے کہ اس وقت ہمیں ایسے کارخانے قائم کرنے چاہئیں۔ جن میں سے ہر ایک میں روزانہ ۲ ہزار من گنے کی کھپت ہو سکے۔ اور ایسے ایک کارخانہ پر ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ اس طرح دس کارخانوں پر جو ۴ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔ وہ ایک سال میں درآمد سے آنے والی کھانڈ کی قیمت کے نصف سے بھی کم ہوگا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ہر سال اتنی بڑی رقم اغیار کے حوالے کر دینا اقتصادی خودکشی کے مترادف ہے۔

اس عبوری دور کے لئے کہ جب تک کہ نئے کارخانے قائم نہیں ہو جاتے ہمیں اپنی ضروریات کم سے کم کر دینی چاہئیں اور کھانڈ کی بجائے گڑ اور شکر کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیے۔ چنانچہ مرکزی حکومت نے بھی عوام سے متعدد بار اپیل کی ہے کہ وہ ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑوں کے علاوہ گڑ اور شکر کا عام استعمال کریں۔

کارخانوں کے قیام میں ایک بڑی روک یہ بھی ہے۔ کہ ہمارے زمیندار گنے کی کاشت کی طرف زیادہ توجہ نہیں دیتے۔ اول تو اعلےٰ اقسام جن سے زیادہ شکر حاصل ہوتی ہے۔ بونے کی کوشش نہیں کرتے۔ دوسرے گنے کی فصل بہت کم بوتے ہیں اور تیسرے کارخانوں میں بھیجنے کی بجائے خود گڑ اور شکر تیار کر لیتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کارخانوں کی ضرورت کے مطابق گنا مہیا نہیں ہو سکتا اور وہ فیل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ پہلے چار کارخانوں کی ناکامی کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ ان رکاوٹوں کے دفع کرنے کے لئے جہاں عوام کے تعاون کی ضرورت ہے۔ وہاں حکومت کو بھی سخت اقدام لینے کی ضرورت ہوگی۔ مثلاً کارخانہ کے اردگرد کے رقبہ کو گنے کی کاشت کے لئے مخصوص کر دیا جائے اور زمینداروں کو مجبور کیا جائے کہ تمام کی تمام فصل کارخانوں کے پاس فروخت کریں۔ اس طرح عوام کے تعاون اور حکومت کے حسن تدبر سے بہت جلد تین چار کارخانے قائم کئے جا سکتے ہیں اور جو کروڑوں روپیہ ہم غیر ممالک کو دینے پر مجبور ہیں وہ ہمارے ملک کی ہی خوشحالی کا باعث بنے گا۔

صنعت شکر سازی کے ساتھ بعض دوسری صنعتوں کو بھی فروغ ملے گا۔ چنانچہ ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ ۳۸ لاکھ من کھانڈ تیار کرنے میں قریباً ۱۲ لاکھ من راب ہاتھ آئیگا جس سے ۲۳ لاکھ گیلن الکحل پیدا ہو سکتا ہے اس کے علاوہ متعدد کیمیائی اشیاء مثلاً سپرٹ۔ الیٹرک ایسڈ۔ ایتھر۔ کلوروفارم وغیرہ کی پیداوار کو فروغ حاصل ہوگا۔

اسوقت گنے کی سب سے زیادہ پیداوار لائلپور میں ہوتی ہے۔ دوسرے نہری اضلاع بھی اگر اس طرف توجہ دیں۔ تو بہت جلدی کامیابی ہو سکتی ہے۔ لیکن اندازہ ہے کہ مجوزہ دس ملوں کے لئے گنا مہیا کرنے کے لئے بہت سا کپاس کا رقبہ بھی زیر کاشت لانا پڑے گا۔ اور گنے کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کپاس کی پیداوار کو گھٹانا پڑے گا۔

(بقیہ صفحہ ۴ سے)

ملنے والے درجہ سے محروم کر دیتا ہے۔ یہ سب خدا تعالیٰ کے ابتلاء ہیں جس کو چاہتا ہے بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اٹھا لیتا ہے۔ حد سے زیادہ غم نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ گویا خدا تعالیٰ کا مقابلہ ہے اور ایمان کے برخلاف ہے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۔ خاندان نبوت سے اور ویار محبوب سب سے بے پناہ محبت تھی آپ موصی تھے اور قادیان میں ڈیرہ ڈالدینے کی پوری تیاری کر چکے تھے ۔ مگر کچھ خاکسار کی طرف سے سستی ہوئی اور کچھ والدہ مرحومہ کی اچانک وفات کی وجہ سے خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکا۔ تیسرے جب کہ آپ نے پوری تیاری کر لینے کے بعد مجھے کلکتہ خط لکھا کہ اب میں ماہ نومبر میں قادیان روانہ ہو جاؤں گا تو اس اثناء میں پنجاب میں فساد برپا ہو گیا۔ اور تمنا پوری نہ ہو سکی اللھم اغفرھما وارحمھما وادخلھما الجنۃ

آپ ہمیشہ موت کو سامنے رکھا کرتے تھے آپ کو اپنی وفات کی خبر قبل از وقت مل چکی تھی۔ آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو لکھا کہ حضور اس طرح وفات کی اطلاع ملی ہے ... حضور دعا فرماویں کہ مولا مجھ سے پورے طور سے راضی ہو کر اپنے پاس بلائے وفات کے پانچ چھ دن قبل خاکسار کو کلکتہ جو خط لکھا اُس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں جس سے میرا دل پاش پاش ہو جاتا ہے ۔

"دولت باخدا کردیم ورفتیم"

پیارے جان و دل کے پیارے خدا تعالیٰ تم سے پیار کرے اور عمر دراز کرے۔ میری اور آپ کی عزیزہ کی نسل کو بڑھائے آمین ثم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :- اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اُس کے حضور جانے کی بشارت معلوم ہو چکی ہے۔ الحمد للہ میری حالت روز بروز نازک ہوتی جا رہی ہے۔ حالانکہ کوئی خاص شکایت نہیں تھی۔ صرف ضعیفی کی کمزوری جو عام طور پر ہوا کرتی ہے (الراقم) مولا کریم اپنے فضل و کرم سے پوری طرح راضی ہو کر اپنے حضور بلائے آمین یا رب العالمین

میاں ابو المحسن (میرے حقیقی چچا) کو اللہ تعالیٰ شفا دے وہ اس وقت ایسے بیمار تھے کہ جنازہ پڑھا نہیں سکتے تھے (راقم) میرا جنازہ تم پڑھ کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جنازہ اور دعا کے لئے تار دینا۔ فقط ۔ اختر الدین احمد عفی عنہ

نوٹ :- حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش نماز جنازہ غائب پڑھ کر میرے ٹوٹے ہوئے دل کو تسلین فرمائی

آپ کی وفات کے ایک دو دن قبل عمومی المکرم مولوی سید ابو المحسن صاحب مدظلہ کو والد مرحوم کے متعلق رویا میں اللہ تعالیٰ نے پیرا ڈائز - پیرا ڈائز - پیرا ڈائز بتایا والد مرحوم کی وفات کے دو گھنٹہ قبل میں لیٹا ہوا تھا کہ آتے ہی راقم الحروف کی زبان پر بے ساختہ یہ الفاظ جاری ہوئے

"ان یشاء یرحمکم او ان یشاء یعذبکم" یا یرحمکم جاری ہوئی اور ٹھیک ۱۳ ، فروری ۱۹۴۸ء بروز جمعۃ المبارک صبح پانچ بجے داعی اجل کو لبیک کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دست بستہ التجا ہے کہ حضور ایدہ اللہ میرے والد مرحوم کی بلندی درجات کے لئے اور نیز اُن کی یادگار دو لڑکے اور ایک لڑکی جو اس وقت بقید حیات ہیں دعا فرمائیں کہ مولا کریم اُن کا خود کفیل ہو۔ اور ہمیں والد مرحوم کے نقش قدم پر چلائے۔ آمین - ثم آمین :-

جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ کا خطاب لجنہ اماء اللہ کوئٹہ سے

کوئٹہ ۱۰ ، اگست ۔ آج زیر صدارت محترمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کا جلسہ مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم محترمہ اُستانی امۃ العزیز صاحبہ نے کی۔ اور نظم محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ اس کے بعد سیکرٹری لجنہ حلقہ مسجد احمدیہ نے محترمہ جنرل پریزیڈنٹ صاحبہ و جنرل سیکرٹری صاحبہ کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں آپ کی کوئٹہ میں آمد پر اظہار مسرت کرنے کے بعد لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کے کام کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا گیا محترمہ ممتاز عصمت صاحبہ کی نظم کے بعد مکرمہ محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ۔ جو کام لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کر رہی ہے۔ وہ بہت اچھا ہے جس کام کی ابتدا اچھی ہو۔ اُس کے اچھے ہونے کی بہت زیادہ اُمید ہوتی ہے۔ آپ نے قرون اولیٰ کی خواتین کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ۔ آپ تمام کا بھی یہی فرض ہے۔ کہ آپ بھی وہی نمونہ دکھائیں ۔ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کے زمانے کی عورتوں نے دکھایا۔ اگر آپ نے قرون اولیٰ کی خواتین جیسا کام کیا اور ویسی قربانیاں پیش کیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی آپ سے اپنا وعدہ اُسی طرح پورا کرے گا جیسا کہ اُس نے اُس زمانہ کی صحابیات کے ساتھ کیا۔ آپ نے فرمایا! ایک بہت بڑا کام آپ کے سامنے ہے دنیا ترقی کی راہ پر گامزن ہے اس کے مقابلے میں آپ نے بھی ترقی کرنا ہو گی۔ اُن لوگوں کی ترقی تو دنیاوی ترقی ہے۔ مگر آپ نے روحانی ترقی کرنا ہو گی۔ انہیں آپ نے یہ ثابت کر کے دکھانا ہو گا۔ کہ کس طرح سے احمدی خواتین شریعت کے تمام احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے پردے کے اندر رہ کر مذہب کی خدمت اور روحانی ترقی کر سکتی ہیں۔ آپ نے تمام عہدیداران کو باہمی تعاون کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ تمام عہدیداران آپس کے تعاون سے کام کریں اور ممبرات ہر عہدیدار سے تعاون کریں۔ آخر میں آپ نے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہر احمدی عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ تبلیغ کرے اور دلائل کی تلوار سے کام لے کیونکہ یہی ایک بڑا حربہ ہے جس سے دنیا کو فتح کیا جا سکتا ہے۔

آخیر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ نے مکرمہ محترمہ صدر صاحبہ اور حاضرات جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور لجنہ اماء اللہ کوئٹہ کی طرف سے ایک کلاک بطور تحفہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے محترمہ جنرل صدر صاحبہ و جنرل سیکرٹری صاحبہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا بعض معزز غیر احمدی خواتین بھی شامل جلسہ ہوئیں۔

دعا جرہ مبارکہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں یوم استقلال

پرائمری مسلم لیگ کمیٹی کے زیر اہتمام جشن یوم استقلال منایا گیا۔ ۱۳ ، اگست بروز جمعہ تمام مساجد میں سید نذیر حسین شاہ صاحب کونسلر پرائمری کمیٹی مسلم لیگ نے بوقت ۱۰ بجے خطیبوں اور اماموں کے نام پیغام بھیجا۔ کہ آج نماز جمعہ میں تمام مسلمان پاکستان کے استقلال اور قائد اعظم کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں ۔ چنانچہ نماز جمعہ اور ۱۴ ، تاریخ کی نماز صبح کے بعد بہت دعائیں کی گئیں ۔ اور پھر بوقت ۸ بجے ایک عام جلسہ زیر صدارت شاہ صاحب موصوف کیا گیا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد نظمیں پڑھی گئیں ۔ اور پھر تقاریر ہوئیں ۔ اور غرباء کو کھانا کھلایا گیا۔ خاکسار حنیف احمد خادم سیکرٹری پرائمری مسلم لیگ کمیٹی گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔

درخواست ہائے دعا

میرا لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اب پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے احباب اُس کی کامل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں ۔ خاکسار حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ لاہور

۲ - میری بیوی کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں ۔ محمد صدیق کاتب دفتر روزنامہ اخبار الفضل

روزنامہ "آغاز" بھی بند کر دیا گیا

لاہور ۲۵ اگست ۔ حکومت مغربی پنجاب نے ایک حکم نامے کے ذریعے روزنامہ "آغاز" کی اشاعت چھ ماہ کے لئے بند کر دی ہے یہ قدم پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت اٹھایا گیا ہے اور وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ روزنامہ "آغاز" نے اپنی چند گزشتہ اشاعتوں میں ایسا مواد شائع کیا ہے۔ جو عوام کے تحفظ اور امن عامہ کے خلاف ہے۔ اس سے پیشتر "کوثر" اور "تسنیم" کی اشاعت بھی انہی وجوہات کی بنا پر چھ مہینے کے لئے بند کی جا چکی ہے (امروز)

نواب میر نواز جنگ کراچی کس لئے آئے تھے؟

لندن ۲۵ اگست ۔ لندن میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل نواب میر نواز جنگ بہادر آج کراچی سے لندن پہنچ گئے ۔ ایجنٹ جنرل کے دفتر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نواب میر نواز جنگ کے دورۂ کراچی کا مقصد کراچی میں حیدر آباد کے ایجنٹ جنرل سے اس امر کا مشورہ کرنا تھا کہ حکومت ہند نے حیدر آباد کے جن افسروں اور طالبعلموں کو جو برطانیہ سے اپنی تعلیم ختم کر کے لوٹ رہے تھے ۔ روکنے کا جو اقدام کیا ہے ۔ اس کے بارے میں انہیں کیا کاروائی کرنا چاہیئے ۔

اس اعلان میں اس خبر کی تردید کی گئی ہے کہ ایجنٹ جنرل نے کشمیر کے مسئلے پر بات چیت کی اور وہ پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح سے ملنے کیلئے بذریعہ ہوائی جہاز کوئٹہ بھی گئے

اتحادی قوموں کے اجلاس میں پاکستانی نمائندے

کراچی ۲۵ اگست ۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے پیرس والے اجلاس میں جو پاکستانی وفد شریک ہو رہا ہے اس میں مشرقی بنگال کے وزیر مسٹر نور الامین علیگڑھ یونیورسٹی کے سابق پروفیسر ڈاکٹر افضل اے حیدر سرحد اسمبلی کے سابق سپیکر سردار بہادر خاں اور کراچی کے سابق میئر حکیم محمد احسن شامل ہوں گے پاکستانی وفد کے راہنما وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان ستمبر کے شروع میں کراچی سے روانہ ہو جائینگے

حکومت سندھ نے برطانوی انجینئروں کی خدمات حاصل کر لیں

کراچی ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کے بند تعمیر کرنے کے ماہر جن کی خدمات حکومت سندھ نے مستعار لی ہیں ستمبر کے پہلے ہفتے میں بذریعہ ہوائی جہاز کراچی جا پہنچینگے اسکے تھوڑا عرصہ بعد برطانیہ کے ۸ یا ۱۰ مزید انجینئر کراچی پہنچ جائینگے ۔ یہ انجینئر کوٹری میں مجوزہ لوئر سندھ براج کی تعمیر کے سلسلے میں بلائے گئے ہیں اس بند کی تعمیر پر تقریباً ۲۲ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق ہندوستان و پاکستان میں سمجھوتہ

وسط ستمبر تک تبادلہ مکمل ہو جائیگا

نئی دہلی ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ قیدیوں نظربندوں اور زیر حراست ملزموں کے تبادلہ کے متعلق حکومت ہائے پاکستان و ہندوستان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے ۔ اس سمجھوتہ کا اطلاق پاکستان میں مغربی پنجاب' سرحد' سندھ' بلوچستان اور پاکستانی ریاستوں پر ہوگا ۔ اور ہندوستان میں مشرقی پنجاب' دہلی ۔ مشرقی پنجاب کی ریاستیں ۔ الور اور بھرتپور پر ہوگا

مشرقی اور مغربی پنجاب کی جیلوں میں جو قیدی پڑے ہوئے ہیں ۔ ان کی مرضی سے ان کا تبادلہ اس معاہدے کے تحت ہوگا ۔ جو دونوں صوبوں میں پہلے ہی ہو چکا ہے ۔

جن قیدیوں کے خاندان ریاستوں میں تھے اور وہ پاکستان میں چلے آئے ہیں ۔ ان کو پاکستان بھیج دیا جائے گا ۔ اسی طرح پاکستان غیر مسلم قیدیوں کو ہندوستان روانہ کر دے گا ۔

دہلی کے قیدیوں کا جہاں تک تعلق ہے فیصلہ ہوا ہے کہ مسلمان قیدیوں کو جن کے اعزا پاکستان ہجرت کر آئے ہیں ۔ ان کو پاکستان بھیج دیا جائے گا ۔ اور سندھ جو ہندو اور سکھ قیدی ہیں ان کو ہندوستان چلتا کر دیا جائے گا ۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم اگست ۱۹۴۸ء کے بعد جو لوگ گرفتار یا قید ہوئے ہیں ۔ ان پر اس معاہدہ کا اطلاق نہیں ہوگا ۔ بورسٹل جیل اور اصلاحی اسکولوں میں جو لوگ ہیں ۔ ان کے والدین مر چکے ہوں گے یا چلے گئے ہونگے ۔ تو ان کا بھی تبادلہ ہوگا ۔

حکومت پاکستان کے جن ملازموں کو روک لیا گیا ہے ان کو بھی بھیج دیا جائے گا ۔ بشرطیکہ ان کے خاندان پاکستان آ گئے ہوں ان کے بدلہ میں ہندوستانی حکومت کے ملازمین بھیجے جائینگے ۔

فیصلہ ہوا ہے کہ متعلقہ لوگوں کی فہرستیں دونوں حکومتیں تیار کریں گی ۔ اور جانچ پڑتال کے بعد ایک ہی مرتبہ تبادلہ ہو جائے گا ۔ جب تک قیدیوں کا تبادلہ مکمل نہیں ہو جاتا کسی شخص کو بھی کسی نہیں دی جائیگی خیال کیا جاتا ہے ستمبر کے وسط تک یہ کام پورا ہو جائیگا

دریائے سندھ میں پانی کے اور زیادہ چڑھ جانے کا اندیشہ

پیرزادہ عبدالستار کا بیان

کراچی ۲۴ اگست ۔ پاکستان کے وزیر خوراک زراعت اور صحت پیرزادہ عبدالستار نے جو سیلاب زدہ علاقہ کے آٹھ روزہ دورے کے بعد آج کراچی واپس آئے ہیں ۔ ایک بیان دیتے ہوئے کہا ۔ کہ سکھر کے علاقہ میں بیگاری بند کے شگاف کی وجہ سے بہت بڑا رقبہ زیر آب ہے لیکن منگلی اور بدھ کو دریا کی سطح آب میں اس قدر اضافہ کا امکان ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا اضافہ نہیں ہوا تھا ۔

انہوں نے بتایا کہ پچھلے دو یا تین دن کے زیادہ سے زیادہ ریکارڈ میں کم از کم تین انچ اضافہ کا امکان ہے اس دوران میں پاکستانی فوج کے سینکڑوں سپاہی پانی کے زور کو روکنے کے لئے شگاف بند کرانے میں سول انجینئروں کی مدد کر رہے ہیں ۔ اُنہوں نے بتایا کہ منگلی کی تعمیر کا کام اطمینان بخش طریقہ پر برابر جاری ہے اور مزید تباہی و نقصان کو روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے ۔

برطانوی حکومت پاکستان کو فولاد نہیں دے رہی

چیمبر آف کامرس کے صدر مسٹر الانہ کا بیان

لندن ۲۵ اگست مسلم چیمبر آف کامرس کے صدر اور کراچی کارپوریشن کے سابق میئر غلام علی الانا نے آج لندن میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ میں ڈھائی لاکھ ٹن فولاد خریدنے کی غرض سے یہاں آیا تھا ۔ لیکن ایک ہفتہ سے زیادہ ہو چکا ہے اور گفت و شنید کا کوئی بھی نتیجہ نہیں نکلا کیونکہ ابھی ایک تولہ فولاد بھی نہیں ملا ہے ۔

انہوں نے کہا کہ میں نے برطانوی تجارتی بورڈ کو بتایا تھا کہ پاکستان کو فولاد کی شدید ضرورت ہے خاص طور سے کارخانوں کی تعمیر کے لئے ۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے برٹش آئرن اور سٹیل فیڈریشن سے معاملہ کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن انہوں نے بتایا کہ حکومت نے اس قدر پابندیاں لگا دی ہیں کہ ہمارے لئے کوئی راستہ ہی نہیں ہے ۔ ہم چونکہ دولت مشترکہ کے رکن ہیں اس لئے ہمیں توقع تھی ۔ کہ مرکزی ملک یعنی برطانیہ ہماری مدد کرے گا ۔

مسٹر الانا نے کہا ۔ یہ عجیب بات ہے کہ پاکستان کو امریکہ سے فولاد مل رہا ہے ۔ اور برطانیہ ہماری مدد نہیں کر رہا ہے ۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ۴۰ ہزار ٹن فولاد سالانہ دینا منظور کر لیا ہے ۔ اور لدائی کا کام شروع بھی ہو چکا ہے ۔

چھ انڈونیشی طلبہ کو وظائف

لاہور ۲۵ اگست ۔ مغربی پنجاب میں مرکزی حکومت کے اداروں کے حکام کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی وزارت تعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے ۔ کہ وہ اُن ممالک سے آنے والے طلبہ کو جن سے پاکستان کے سفارتی و ثقافتی یا تجارتی تعلقات قائم ہونگے حصول تعلیم میں امداد کے طور پر وظائف دے گی ۔ چنانچہ اسی فیصلے کے مطابق حکومت پاکستان نے چھ انڈونیشی طلبہ کو وظیفے دئیے ہیں ۔ اس معاملے میں انڈونیشی حکومت کو بھی ضروری اطلاع دے دی گئی ہے (نامہ نگار خصوصی)

پاکستانی صحافیوں کا اجتماع

لاہور ۲۵ اگست ۔ موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کراچی میں حکومت پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین کی صدارت میں اُردو صحافیوں اور اخبارون کے مینجنگ ایڈیٹروں کا اجتماع ہوگا ۔ یہ اجتماع ستمبر کے پہلے ہفتے میں منعقد ہونا بتایا گیا ہے ۔

اِس اجتماع میں اخباری کاغذ کی کمیابی سرکاری اشتہارات کے نرخوں میں زیادتی ۔ ملازم اخبار نویسوں کے تحفظ اور پاکستانی اخبارات کے معیار صداقت کو بلند کرنے کے متعلق بحث و تمحیص کی جائیگی (نامہ نگار خصوصی)

چاول کی ایک تہائی فصل تباہ

لاہور ۲۵ اگست ۔ مغربی پنجاب کے اضلاع گوجرانوالہ ۔ جھنگ اور منٹگمری سے اس سال چاول کی فصل کی جو تھوڑی بہت امید تھی وہ سیلاب کے آجانے سے قریباً قریباً مفقود ہو گئی ہے ۔ بلکہ پاکستان کی وزارت خوراک کے سیکرٹری نے یہاں تک خطرے کا اظہار کیا ہے کہ اگر پانی کی سطح کم ہونے کی بجائے اور بڑھ گئی تو صوبے کی ⅓ چاول کی فصل کاملاً تباہ و برباد ہو جائے گی ۔ اس صورت حالات میں قیاس کیا جاتا ہے ۔ کہ حکومت پاکستان شاید چاول کی برآمد کے وعدے پورے نہ کر سکے ۔ (نامہ نگار خصوصی)

عام بکری ٹیکس کا روپیہ جمع کرا دیجئے

کراچی ۲۵ اگست ۔ حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ نے ایک اعلان میں کہا ہے ۔ کہ کراچی کے دکانداروں کو چاہیئے کہ وہ عام بکری ٹیکس سٹیٹ بنک آف پاکستان میں جمع کرا دیں ۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اس رقم کے ساتھ چالان بھی بھیجیں ۔ جن میں دو چالان روپیہ وصول کر کے واپس کر دئے جائینگے ۔ یہ رقم کراس چیک کے ذریعے بھیجی جانی چاہیئے اور ایک لفافہ بھی بھیجنا چاہیئے کہ چالان واپس بھیجے جا سکیں